سوال (استفتاء)

ایک شخص کا صرف نکاح ہوا ہے، ابھی تک رخصتی نہیں ہوئی ہے، اس نے اپنی سالی سے زنا کرلیا، اب پوچھنا یہ ہے کہ شرعاً اس کا اپنی بیوی سے نکاح باقی ہے یا نہیں؟

مستفتی: قاری عبید الرحمن

پتہ: جنوں غیر مستقل، بہاروالا

موبائل نمبر: 03415644796

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً ومصلّیاً

شخصِ مذکور نے اگر واقعۃً اپنی سالی کے ساتھ زنا کیا ہے تو اس کا یہ فعل شرعاً شدید ترین گناہ ہے، جس پر وہ سخت گناہ گار ہوئے ہیں، ان دونوں پر فوری لازم ہے کہ اس قبیح فعل پر اللہ تعالیٰ سے خوب گڑگڑا کر صدقِ دل کے ساتھ توبہ واستغفار کریں، اور آئندہ ایسے گھناؤنے فعل سے مکمل اجتناب کریں۔ تاہم اس قبیح فعل کی وجہ سے شخصِ مذکور کی بیوی اس پر حرام نہیں ہوئی، بلکہ وہ بدستور اس کے نکاح میں باقی ہے، اور اگر یہ معاملہ عدالت تک پہنچ جائے تو عدالت اپنی تحقیق کرکے شرعی سزا بھی جاری کرسکتی ہے۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (3 / 34):

وفي الخلاصة: وطئ أخت امرأته لا تحرم عليه امرأته... (قوله: وفي الخلاصة إلخ) هذا محترز التقييد بالأصول والفروع وقوله: لا يحرم أي لا تثبت حرمة المصاهرة، فالمعنى: لا تحرم حرمة مؤبدة، وإلا فتحرم إلى انقضاء عدة الموطوءة لو بشبهة قال في البحر: لو وطئ أخت امرأة بشبهة تحرم امرأته ما لم تنقض عدة ذات الشبهة، وفي الدراية عن الكامل لو زنى بإحدى الأختين لا يقرب الأخرى حتى تحيض الأخرى حيضة واستشكله في الفتح ووجهه أنه لا اعتبار لماء الزاني ولذا لو زنت امرأة رجل لم تحرم عليه وجاز له وطؤها عقب الزنا.

واللہ تعالیٰ اعلم بالصواب

محمد عاصم عصمہ اللہ تعالیٰ

دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۰۶/ربیع الاوّل/۱۴۴۰ھ

۱۵/نومبر/۲۰۱۸ء

الجواب صحیح

محمد عبدالجلیل عفی عنہ

رئیس دارالافتاء جامعہ مظاہر العلوم کوٹ ادو

۰۶/ربیع الاوّل/۱۴۴۰ھ

۱۵/نومبر/۲۰۱۸ء